سورۃ الفرقان

آیت نمبر 63

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں

اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوں

تو انہیں سلام کر کے رخصت ہو جاتے ہیں۔

وَ ← اور

عِبَادُ ← عبد کی جمع ہے جسکے معنی ہیں بندہ، غلام

الرحمٰن

ال + رَحمان ← رَحِمَ ← فَعِلَ

رَحمان

تمام زبانوں میں ہر کلمے کا کوئی وزن ہوتا ہے جو موسیقیت اور غنائیت کا سبب بنتا ہے۔

مگر عربی زبان میں وزن غنائیت کے ساتھ ساتھ معانی میں تبدیلی کا بھی موجب ہوتا ہے۔

مثلاً رَحِمَ کا وزن ہے فَعِلَ (اس نے رحم کیا) جب رَحِمَ کو کسی اور وزن سے لیکر جاتے ہیں تو دیکھیے کیا معنی میں تبدیلی آتی ہے۔

فُعْلَان

طُوْفَان

جب ہوا عام رفتار کی بجائے تیز چلے اور راستے کی رکاوٹیں اپنی قوت سے توڑ دے۔

طُغْيَان

پانی ندی نالے میں جب عام رفتار کی بجائے تیز چلے۔ جوش وقوت سے اپنی حدود کو توڑ کر باہر آجائے اور راستے کی رکاوٹوں کو توڑ دے۔

فَعْلَان

غَضْبَان

ناراضگی میں جب جوش وقوت ہو اور انسان شرافت کی حدود توڑ کر دوسرے کو گالیاں دے اور مار پیٹ پر اتر آئے تو ہم کہتے ہیں کہ فلاں بڑا غضبان ہے۔

فَيْضَان

جب کہیں سے فائدہ ملے تو کہتے ہیں فلاں سے فیض پایا۔ مگر فیض دینے والا ہر وقت فیض کرے اور ہر کس و ناکس میں فیض بانٹے تو کہتے ہیں کہ فلاں کا فیضان جاری ہے۔

قدرِ مشترک : جوش قوت۔ ولولہ۔ زور

اپنی حدود سے باہر نکل آنا

راستے کی رکاوٹوں کو توڑنا

الرحمٰن

ایسا رحم کرنے والا جسکا رحم جوش، قوت اور ولولہ سے آتا ہے۔ اور جسکا رحم حدوں سے نکل نکل کر آتا ہے۔ اور راستے کی تمام رکاوٹوں کو توڑ دیتا ہے۔

الَّذِيْنَ ← جو سب اشخاص

بری معاش والا ← بد معاش ← بَدْمَعَاش (برے چال چلن والا)

يَمْشُوْنَ ← ی + مش + ون

فعل مضارع کی علامت چلا (ماضی) جمع کی علامت

مشی ← وہ چلا ← تمشی ← وہ چلتا ہے یا چلے گا

يَمْشُوْنَ ← وہ سب چلتے ہیں یا چلیں گے

عَلَى ← پر، اوپر

الْاَرْضِ ← زمین

هَوْنًا ← ہولے ہولے۔ نرمی، سکون۔ وقار۔ حیا

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں

وَّ ← اور

اِذَا ← (جب) فعل ماضی سے پہلے آجائے تو ترجمہ فعل مضارع میں کرتے ہیں

خَاطَبَهُمُ ← خَاطَبَ + هُمْ

خَاطَبَ ← خطاب کیا

هُمْ ← ان سب سے

اذا کی وجہ سے مضارع میں ترجمہ کریں گے۔ جب ان سے خطاب کرتے ہیں یا گفتگو کرتے ہیں۔

الْجٰهِلُوْنَ ← ال + جَاهِلُ + وْنَ

ال ← اسم معرفہ

جَاهِلُ ← اردو میں مستعمل ہے

وْنَ ← جمع کی علامت

قَالُوْا

قال + وا

ماضی

علامت جمع

کہا۔ لیکن اذا کی وجہ سے ترجمہ کریں گے۔ کہتے ہیں۔

سَلٰمًا ← سلام کرنا

سلامتی کے بات کہنا

سات سلام کرنا یعنی بات ختم کرنا۔

وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا اور جاہل ان کے منہ آئیں تو انہیں سلام کہتے ہیں

سورۃ الفرقان

آیت نمبر 63

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ

اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں

اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوں

تو انہیں سلام کر کے رخصت ہو جاتے ہیں۔